بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث کے مطابق ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا الہام پا کر اُمتِ مُسلماں کی اصلاح کے لئے کھڑا ہوتا ہے؟

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(مشکوۃ شریف جلد ۱ بحوالہ ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذ کر فی قرن المئۃ)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس اُمّت کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک شخص کو بھیجتا ہے جو اس کے دین کی تجدید کرتا رہے گا۔"

(مشکوۃ شریف جلد ا بحوالہ ابوداؤد کتاب الملاحم باب مایذ کر فی قرن المئۃ)

حضرت مہدی موعودؑ کی شہادت

(۱) "یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْن میں فرمایا ہے۔" (ملفوظات جلد ۴، صفحہ ۲)

(۲) نو وارد۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ہر صدی پر مجدّد ہونا چاہیئے۔؟ حضرت اقدس۔ ہاں یہ تو ضروری ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد آئے بعض لوگ اس بات کو سُن کو پھر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جبکہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے تو پھر تیرہ صدیوں کے مجدّدوں کے نام بتاؤ۔ میں اس کا پہلا جواب یہ دیتا ہوں کہ اُن مجدّدوں کے نام بتانا میرا کام نہیں۔ یہ سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کرو۔ جنہوں نے فرمایا ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آنا ہے اس حدیث کو تمام اکابر نے تسلیم کیا ہے، شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس کو مانتے ہیں کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۰)

(۳) ۲۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ قبل دوپہر۔ ایک شخص نے سوال کیا کہ کیا آپکے بعد بھی مجدد آئے گا؟

اس پر فرمایا۔ اس میں کیا ہرج ہے کہ میرے بعد بھی کوئی مجدد آجاوے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ختم ہوچکی تھی اسلئے مسیح علیہ السلام پر آپکے خلفاء کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کا سلسلہ قیامت تک ہے اسلئے اس میں قیامت تک ہی مجدد دین آتے رہیں گے اگر قیامت نے فنا کرنے سے چھوڑا تو کچھ نہیں کہ کوئی اور بھی آجائے۔ ہم ہرگز اس سے انکار نہیں کرتے کہ صالح اور ابرار لوگ آتے رہیں گے اور پھر بغتةً قیامت آجائے گی!

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۱۹)

(۴) خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدّد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

(۵) اور پھر جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا۔ تو خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تُو اِس صدی کا مجدّد ہے۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۱)

(٦) آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مُجدّد کا آنا ضروری ہے اب ہمارے علماء کہ جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں۔ انصاف سے بتلاویں کہ کس نے اس صدی کے سر پر خدا تعالیٰ سے الہام پا کر مُجدّد ہونے کا دعویٰ کیا ہے یوں تو ہمیشہ دین کی تجدید ہو رہی ہے مگر حدیث کا تو یہ منشاء ہے کہ وہ مجدّد خدائے تعالیٰ کی طرف سے آئے گا۔ یعنی علوم لَدُنّیہ و آیات سماویہ کیساتھ۔ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۷۸۔۱۷۹)

(۷) جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس اُمت کی اصلاح کیلئے ہر ایک صدی پر ایسا مجدّد مبعوث کرتا رہے گا جو اُس کے دین کو نیا کرے گا۔" (نشان آسمانی۔ روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۷۸)

(۸) اوّل وہ پیشگوئی رسول ﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر یک صدی کے سر پر وہ ایسے شخص کو مبعوث کرے گا جو دین کو پھر تازہ کر دے گا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۳۴۰)۔

(۹) غرض یہ بات کوئی نرالی اور نئی نہیں ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد آتا ہے۔
(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳)

(۱۰) اور قرآن شریف کہتا ہے کہ ایسی آفتوں کے وقت حفاظتِ قرآن کیلئے مامور آتا ہے اور حدیث کہتی ہے کہ ہر صدی کے سر پر مجدّد بھیجا جاتا ہے۔(ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۷)

(۱۱) پہلے اکابر سوسال کے اندر فوت ہو جاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کر دیتا ہے جیسے رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کیساتھ یہ حدیث تواتر کا حکم رکھتی ہے۔۔۔ کپڑا پہنتے ہیں تو اس کی بھی تجدید کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طریق پر نئی ذریّت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۲-۱۰۱)

(۱۲) تعجب کی بات ہے کہ تجدید کا قانون یہ روزمرّہ دیکھتے ہیں۔ ایک ہفتہ بعد کپڑے میلے ہو جاتے ہیں اور اُنکے دُھلانے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن کیا پوری صدی گزر جانے کے بعد بھی مجدّد کی ضرورت نہیں ہوتی؟ ہوتی ہے اور ضرور ہوتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد اصلاح خلق کیلئے آتا ہے۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحات ۲۵۴-۲۵۵)

(۱۳) فرمایا:۔ آنحضرت ﷺ کی یہ لوگ تکذیب کرتے ہیں کہ اس صدی کے مجدّد کو نہیں مانتے۔ کیا آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد ہو گا۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۱)

(۱۴) آدم سے لے کر آنحضرت ﷺ تک سلسلہ وحی جاری رہا۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ وہ تجدید دین کے واسطے مجدّد پیدا کرے گا۔ تجدید کہتے ہیں ایک کپڑا جو میل کچیل سے آلودہ ہو گیا ہو اس کو دھو کر صاف کر لیا جاوے اور میل اس سے قطعاً الگ کر دی جاوے اور بالکل نئے کی طرح کر دیا جاوے۔ اس طرح جب دین میں ایک زمانہ گزرنے کے بعد عقائد اور اعمال میں طرح طرح کے گند داخل ہو جاتے ہیں اور ایمان کی بناء صرف پرانے قصہ کہانیوں پر ہی رہ جاتی ہے اور قصّوں کے سوائے کچھ ہاتھ میں نہیں رہتا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں اسلام کو آنحضرت ﷺ کی زبانی یہ وعدہ دیا کہ ہر صدی کے سر پر ایسے شخص بھیجتا رہے گا جو تجدید دین کیا کریں گے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۱۸)

(۱۵) فرمایا:۔ احکام میں کوئی نقص نہیں۔ نماز، قبلہ، زکوٰۃ، کلمہ وہی ہے۔کچھ مدت کے بعدِ اِن احکام کی بجاآوری میں سستی پڑجاتی ہے۔بہت سے لوگ توحید سے غافل ہوجاتے ہیں۔تو وہ اپنی طرف سے ایک بندے کو مبعوث کرتا ہے جو لوگوں کو از سرِ نو شریعت پر قائم کرتا ہے۔ سو برس تک سستی واقع ہوجاتی ہے۔ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۱)

(۱۶) ہر صدی کے سر پر اس قسم کی غلطیوں کو مٹانے اور توجہ الیٰ اللہ دلانے کیلئے مجدّد کا وعدہ دیا گیا ہے۔اگر ہر صدی پر مجدّد کی ضرورت نہ تھی بلکہ بقول آپکے قرآن کریم اور علماء کافی تھے تو پھر نبی ﷺ پر اعتراض آتا ہے۔حج کرنیوالے حج کو جاتے ہیں۔زکوٰۃ بھی دیتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔پھر بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سو برس کے بعد مجدّد آئے گا۔ مخالفین بھی اس بات کے قائل ہیں۔ " (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۲)

(۱۷) مجدد الوقت کون؟ جب میں اوّل دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا تھا تو میں نے یہ عرض کی تھی کہ آپ نے بھی دعوٰی مجددیت کیا ہے اور دوسرے لوگ بھی ہیں جو دعوٰی مجددیت کا کرتے ہیں منجملہ اوروں کے (۱) ایک سوڈانی مہدی ہے جس پر لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مہدی اور مجدد ہے اب ہم آپ کو مجدد مانیں یا ان میں سے کسی ایک کو۔ فرمایا جس کے پاس دلیل ہو دعوٰی بلا دلیل تو تسلیم نہیں ہوتا دلیل یہی ہے کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہو اور وحی کا نزول ہو اور منہاج نبوت پر ان کا طریق ہو درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور یہی شناخت ولی نبی رسول کی ہے۔۔۔ (تذکرۃ المہدیؑ، صفحہ ۱۹۰)

(۱۸) یہ عام طور پر مشہور ہے کہ ہر صدی پر مجدّد آتا ہے۔ (ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۰۱)

(۱۹) اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنۡ كَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۔ یعنے بعد اس کے جو خلیفے بھیجے جائیں پھر جو شخص ان کا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔ (روحانی خزائن، جلد ٦، صفحہ ۳۴۴)

حضرت مہدی اور مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سُننِ انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی آدمی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں۔ ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں۔ جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حَکَم بن کر آیا ہے۔ جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی حدیث صحیح ہو گی۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۳۹۹)

خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت خلیفہ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں؛

(۱) "اللہ تعالیٰ خود اس دین کی نصرت اور تائید اور حفاظت فرماتا اور اپنے مخلص بندوں کو دنیا میں بھیجتا ہے جو اپنے کمالات اور تعلقات الٰہیہ میں ایک نمونہ ہوتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر معلوم ہو جاتا ہے کہ ایک انسان کیونکر خدا تعالیٰ کو اپنا بنالیتا ہے۔ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا ہے جو ایک خاص جماعت قائم کرتا ہے۔ میرا اعتقاد تو یہ ہے کہ ہر 50، 45 اور سو برس پر آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا کوثر ہوگا!" (خطبات نور صفحہ ۱۳۸)

(۲) "ہزار مہینے گزرنے تک دنیا نے ظلماتی حالت پھر اختیار کرلی اور پھر وعدۂ الٰہی لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ کا پورا ہوا فَهَلُمَّ جَرًّا۔ اسی طرح سے ہزار مہینے کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے اس قرآنی وعدہ کے بموجب رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دین کی تجدید کیلئے ہر صدی پر جو قریباً ہزار مہینے کے بعد آتی ہے مجدّدین کو نازل فرماتا رہا۔ اِنَّ اللّٰہَ یَبۡعَثُ لِھٰذِہِ الۡاُمَّۃِ عَلٰی رَأۡسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنۡ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیۡنَھَا۔ حدیثِ نبویؐ اور آیت قرآنی دونوں متفق ہوگئے۔ قرآن شریف میں پیغمبروں کی نسبت جبکہ مِنۡهُمۡ مَّنۡ قَصَصۡنَا عَلَیۡكَ وَمِنۡهُمۡ مَّنۡ لَّمۡ نَقۡصُصۡ عَلَیۡكَ (الومن:۷۹) تو مجدّدین کی تفتیش کہ کون کون تھے۔ یہ عبث ہے۔ لوگ جن جن کو مجدّد قرار دیں گے ہم ان کو مان لیں گے۔ مگر دیکھنا تو یہ ضروری ہے کہ ہماری اس صدی چہارم دہم میں یہ وعدہ قرآن شریف کا اور حدیث شریف کا وقوع میں آیا بھی یا نہیں۔ اگر اور صدیوں میں وقوع میں آتا رہا اور اس صدی میں وقوع میں نہیں آیا تو ہمارے جیسا بدبخت اور کوئی نہیں کہ ظلمت میں چھوڑ دیا گیا۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۲۲ اگست ۱۹۱۲ء)"

(حقائق الفرقان، جلد ۴ صفحہ ۴۳۰)

(۳) "وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى۔

لَوْلَآ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا: اللہ تعالیٰ نے اسی اتمامِ حجت کیلئے اب مجدّدین کا سلسلہ رکھا ہے۔

۸۳ سال ۴ ماہ کے بعد مجدّد آتا ہے۔ خارجیوں کے نزدیک ۵۰ سال بعد بقول بعض ۲۵ سال بعد۔ شیعہ بھی ایک أَعْلَمُ اَهْلِ الْاَرْضِ کی موجودگی کے قائل ہیں۔

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۹ جون ۱۹۱۰ء)" (حقائق الفرقان، جلد ۳ صفحہ ۱۱۵)

(۴) حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ سورۃ سجدہ آیت ۲۴،۲۵ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"جَعَلْنَا مِنْهُمْ : سے ظاہر ہے کہ امّتِ محمدیؐ میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو خدا سے الہام پاکر ہادی و امام بنیں گے۔

ایسے لوگوں کی شناخت کیلئے ہمارے واسطے کوئی اتنی مشکل نہیں کیونکہ پہلے اولیاء وانبیاء کے نمونے موجود ہیں۔ ان کے حالات ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی منہاج پر ان کو پَرکھ لیا جائے کہ کس طرح غریب آدمی ان کے سلسلے میں شامل ہوتے ہیں۔ اور آخر وہ ائمہ الکفر پر غالب آتے ہیں۔ اور انکی تعلیم اصولی طور پر تمام اولیاء سابقین سے ملتی ہے۔ جس طریق پر ایک راستباز کو مانا۔ اسی طریق پر دوسرے کو مان لیں۔ آخر انسان اپنی ماں کو بھی ولادت کے معاملہ میں صرف اسی کی شہادت پر راستباز یقین کرتا ہے۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان یکم ستمبر ۱۹۱۰ء)"

(حقائق الفرقان، جلد ۳ صفحہ ۳۸۵۔۳۸۶)

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

(۱) اب رہا سوال آیندہ کا سو اس کا اوّل تو یہ جواب ہے کہ اس وقت تک اس میں کوئی تغیّر نہیں ہوا۔ اور آئیندہ کے لئے قرآن کریم میں پیشگوئیاں موجود ہیں کہ جب بھی مسلمان اسلام سے غافل ہوں گے اللہ تعالیٰ مامور بھیجتا رہے گا۔ پس اس وعدہ کی موجودگی میں ہم یقین رکھتے ہیں کہ چونکہ قرآن کریم سے ہمیشہ دُنیا کی ضرورت پوری ہوتی رہیگی وہ نسخ کو قبول نہیں کرے گا اور جب وہ نسخ کو قبول نہیں کرے گا۔ تو یقیناً وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں رہے گا کیونکہ کوئی عقلمند اپنی کارآمد شے کو تباہ نہیں ہونے دیتا اور اللہ تعالیٰ تو سب عقلمندوں سے بڑھ کر عقلمند ہے۔ (تفسیر کبیر، جلد ۴ صفحہ ٦٦)

(۲) "اور قرآن کریم قیامت تک کے لئے الذکر ہے اور اس کی تائید کے لئے ہمیشہ مامورین آتے رہیں گے۔ جبکہ دوسری کُتب کی حفاظت اللہ تعالیٰ دیر سے چھوڑ چکا ہے اور شیطانوں کے حملے سے انہیں بچانے کے لئے اب آسمان سے شہاب نازل نہیں ہوتے۔ "

(تفسیر کبیر، جلد ۴ صفحہ ۳۶)

(۴) مربی سلسلہ احسان اللہ دانش اپنی کتاب "الذکر المحفوظ" صفحہ نمبر ۳۷۰ پر لکھتے ہیں:۔

"حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام پاکر کوئی شخص اس کے صحیح معنی نہ بتائے۔ تو کون یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ وہ اس کا صحیح مطلب بیان کر رہا ہے یا اس کے مطابق عمل کر رہا ہے۔ یہ نقص اسی صورت میں دور ہو سکتا ہے کہ تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد ایسے لوگ کھڑے ہوتے رہیں جو کتاب کے صحیح مفہوم کی طرف لوگوں کو لاتے رہیں اور یہ حفاظت دائمی طور پر قرآن کریم ہی کو حاصل ہے۔ بے شک دوسری کتب سماویہ کو بھی اُس عرصہ میں کہ وہ زندہ کتب تھیں یعنی دنیا کے لیے قابل عمل تھیں، یہ حفاظت حاصل تھی مگر اب نہیں۔ اب صرف قرآن کریم ہی کو یہ حفاظت حاصل ہے۔ صرف اس کے ماننے والے ہر زمانہ میں خدا تعالیٰ سے براہ راست الہام پانے کے مدعی ہوتے چلے آئے ہیں۔۔۔ (تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 52 زیر تفسیر الحجر آیت 10)۔" (الذکر المحفوظ، صفحہ ۳۷۰)

خلیفۃ المسیح الرابع رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت

"پھر علماء نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ نہیں نہیں یہ سب غلطی تھی۔ کسی صحیح حدیث میں، قطعی حدیث میں جو صحاح ستّہ میں ہو یہ ثابت نہیں ہے کہ چودھویں صدی کے سَر پر امام مہدی آئے گا۔ اس لئے یہ ہمارے خیالات تھے، بزرگوں کی باتیں تھیں۔ جو بھی تم کہہ لو غلطی ہو گئی۔ تھوماری جس کو کہتے ہیں۔ وہ ہم نے کر دی۔ تو نہیں آنا تھا چودھویں کے سَر پر۔

تو ہم اس کا یہ جواب دیتے ہیں کہ بھئی چودھویں کے سَر پر امام نہیں آنا تھا، مجدّد کہاں چلا گیا۔ تم یہ تو مانتے ہو ناکہ وہ قطعی حدیث ہے کہ ہر صدی کے سَر پر مجدّد ضرور آئے گا۔ چودھویں صدی کے سَر پر جس مجدّد نے آنا تھا وہ اگر امام مہدی نہیں تھا تو مجدّد تو نکالو۔ غیر احمدیوں کے نزدیک امام مہدی ایسا غائب ہوا ہے۔ کہ مجدّد کو بھی ساتھ لے ڈوبا، دونوں نہیں آئے۔ اور پندرھویں کے سر کا مجدّد بھی غائب ہو گیا اور سڑک خالی ہو گئی۔۔۔

(مجلس عرفان، صفحہ ۳۴۔۳۵)

"۔۔۔تو آپ اب اس بات پر غور کریں کہ آپ کے دو امام غائب ہو چکے ہیں۔ ایک چودھویں صدی کا مجدّد ایک پندرھویں صدی کا مجدّد۔ دونوں کے سَر آکر ختم ہو گئے ہیں۔ اور وہ نہیں آئے۔ اور یہ بات ہو نہیں سکتی کہ نہ آیا ہو۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے خود بتایا ہے۔ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سَر پر مجدّد بھیجے گا۔ تو اگر امام مہدی نہیں تھا تو مجدّد ہی نکلا ہوتا ۔ مجدّد کا غائب ہونا بتاتا ہے کہ آپ نے وقت کے امام کو پہچانا نہیں وہی امام تھا جس نے دعویٰ کیا ہے۔۔۔" (مجلس عرفان، صفحہ ۳۵)

حضرت مہدیؑ کے صحابہ کی شہادت

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد ایم اے رضی اللہ عنہ (جو حضرت مہدیؑ کے دوسرے بیٹے تھے) فرماتے ہیں:۔

"غرض ہر ظلمت کے وقت خدا کی طرف سے کسی روحانی مصلح کا مبعوث ہونا ضروری ہے اور عملاً بھی آج تک اسلام کے اندر اللہ تعالیٰ کی یہی سنت چلی آئی ہے کہ وہ اپنے الہام کے ساتھ اپنے پاک بندوں کو اسلام کی نصرت اور مسلمانوں کی اصلاح کے واسطے کھڑا کرتا رہا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی بھی یہی بتاتی ہے کہ ہر ظلمت کے وقت عموماً اور صدیوں کے سر پر خصوصاً مجدّد مبعوث کئے جاوے گے۔" (تبلیغ ہدایت، صفحہ ۱۱)

(۲) غرض اسلام کی یہ ایک خصوصیت ہے کہ اس کے اندر ہمیشہ ضرورت کے وقت ایسے شخصوں کا وجود قائم رہا ہے جو شرفِ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف تھے اور خدا سے اصلاح پا کر دنیا کی اصلاح کرتے تھے اور اسلامی تعلیمات کی رُوح ان کے ذریعہ زندہ رہتی تھی۔ ایسے شخص یوں تو وقتاً فوقتاً ہمیشہ اسلام میں پیدا ہوتے رہے ہیں مگر ہر صدی کے سَر پر خصوصاً اُن کا ظہور ہوتا رہا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

یعنی "اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے اندر ہر صدی کے سر پر کسی ایسے شخص کو مبعوث کیا کریگا جو اُن کی ان غلطیوں کی اصلاح کیا کریگا جو درمیانی عرصہ میں پیدا ہو چکی ہونگی اور مسلمانوں کو نئی زندگی بخشا کریگا" (تبلیغ ہدایت، صفحہ ۷)

(۳) جماعت احمدیہ کے ایک نہایت برگزیدہ صاحبِ الہام و کشف بزرگ حضرت مولانا غلام رسول راجیکیؓ اپنی سوانح حیات "حیات قدسی" میں فرماتے ہیں۔

"ایک دفعہ خاکسار مسجد احمدیہ پشاور میں قران کریم کا درس دے رہا تھا کہ ایک صاحب نے سوال کیا کہ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ کا کیا مطلب ہے اور ق کا قرآن مجید سے کیا تعلق ہے اس وقت معاً میرے دل میں القاہوا کہ ابجد کے حساب سے ق کے سو (۱۰۰) عدد ہوتے ہیں اور اس آیت سے اس طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر سو سال کے بعد یعنی صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ تجدید دین کا ایسا سلسلہ جاری کرے گا۔ جس سے قرآن کی مجد اور بزرگی ظاہر ہو گی اور ہر سو سال کے بعد کامل مجدد دین کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایسے نشانات اور معجزات اور نئے علوم ظاہر کرے گا جو قرآن کی شان کو بلند کرنیوالے ہوں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک ممتّد ہو گا۔"

(حیات قدسی حصہ پنجم صفحہ ۱۶۲)۔

مربی سلسلہ احسان اللہ دانش کی شہادت

"ان ظاہری سامانوں کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی حفاظت کا ایک ایسا ذریعہ بھی مقرر کیا جو غیر اللہ کے دخل سے بکلّی پاک ہے اور وہ ہے الہام کا ذریعہ۔یعنی قرآن کریم کی معنوی حفاظت کے لیے امّتِ محمدیہ میں مجدّدین اور مامورین کی بعثت ہوتی رہے گی۔چنانچہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت محمدیہ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔

(سنن ابوداؤد کتاب الملاحم باب ما جاء فی قرن المائۃ)

یعنی اس امت کے لیے ہر صدی کے سر پر تجدید دین کے لیے اللہ تعالیٰ ضرور اپنے بندے مبعوث کرتا رہے گا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہر دَور میں اللہ تعالیٰ کے الہام سے تائید یافتہ بندے قرآن کریم کی صحیح تعلیم سے دنیا کو فیضیاب کرتے رہے۔" (الذکر المحفوظ، صفحہ ٦)